احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۶۵ | منگل ۔ ۱۶۔ صفر ۔ ۱۴۱۵ھ ‘ ۲۶۔ وفا ۱۳۷۳ ہش ‘ ۲۶۔ جولائی ۱۹۹۴ء

ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو

اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے ورنہ (صاحب ایمان) کے ساتھ خدا کا سایہ ہوتا ہے (صاحب ایمان) کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا کے محبوبوں کو تکالیف آتی ہیں۔ ان کی تکالیف میں ایک لطیف سر ہوتا ہے۔ ان پر اس لئے سب سے زیادہ تکالیف اور مصائب نہیں آتی ہیں کہ تباہ ہو جائیں، بلکہ اس لئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں دیکھو دنیا میں ہر جوہرِ قابل کے لئے خدا نے یہی قانون ٹھہرایا ہے کہ اول وہ صدمات کا تختہ مشق بنایا جاتا ہے۔ کسان زمین میں ہل چلا کر اس کا جگر پھاڑتا ہے اور اس مٹی کو باریک کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ہوا کے جھونکے اسے ادھر ادھر اڑائے لئے پھرتے ہیں۔ نادان خیال کرے گا کہ زمیندار نے بڑی غلطی کی جو اچھی بھلی زمین کو خراب کر دیا۔ مگر عقلمند خوب سمجھتا ہے کہ جب تک زمین کو اس درجہ تک نہ پہنچایا جاوے۔ وہ پھل پھول پیدا کرنے کی قابلیت کے جوہر نہیں دکھا سکتی۔ اسی طرح زمین میں بیج ڈال دیا جاتا ہے جو خاک میں مل کر بالکل مٹی کے قریب قریب ہو جاتا ہے، لیکن کیا وہ دانے اس لئے مٹی میں ڈالے جاتے ہیں کہ زمیندار ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے؟ نہیں نہیں وہ دانے اس کی نگاہ میں بہت ہی بیش قیمت ہیں۔ اس کی غرض ان کو مٹی میں گرانے سے صرف یہ ہے کہ وہ پھلیں اور پھولیں اور ایک ایک کی بجائے ہزار ہزار ہو کر نکلیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۱۵)

ہر حالت میں رضاء الٰہی کے طالب رہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

یاد رکھو کبھی یہ بات نہیں ہو سکتی کہ قدوس کے متبع اور بھلے مانس ذلیل ہوں۔ نہیں۔ وہ دنیا میں۔ قبر میں۔ حشر میں جنت میں عیش اور سچا آرام پاتے ہیں۔ وہ ان لوگوں سے جو آگ میں جل رہے ہیں برابر نہیں اور ہرگز نہیں۔ وہ لوگ جو سچے راستباز اور متقی ہیں اور ہمیشہ سکھ پاتے ہیں یہ لوگ ہی آخر کار کامیاب ہونے والے ہیں۔

میں پھر آخر میں کہتا ہوں کہ کامل ایمان کے بدوں انسان اس درجہ پر نہیں پہنچتا، کامل ایمان یہی ہے کہ اسماء الٰہی پر ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے کہ ایک ناپاک اور گندے کو ایک پاک اور (صاحب ایمان) سے ملا دے اور گندے کو عزت دیوے۔ پھر کامل ایمان میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وسائط پر ایمان لاؤ یعنی ملائکہ پر۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لاؤ۔ وفادار ہو، عسر و یسر میں قدم آگے ہی بڑھاؤ۔ اور جزاء و سزا پر ایمان لاؤ نمازوں کو مضبوط کرو اور (-) دو۔ غرض یہ لوگ ہوتے ہیں جو متقی کہلاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اور مجھے توفیق دے کہ ہم متقی بن جاویں۔ یاد رکھو کہ دنیا میں وہی تعلق ہو جو خدا چاہتا ہے۔ آخر جیت راستبازوں ہی کی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مخفی در مخفی حالات کا واقف ہے ہمیشہ اس کے پاک قانون کے متبع بنو اور ہر حالت میں رضاء الٰہی کے طالب رہو اور اس پاک چشمہ سے دور نہ رہو۔ (از خطبہ ۲۷ جنوری ۱۸۹۰ء)

قرارداد تعزیت

○ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ بھارت نے حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر ایک قرارداد تعزیت پاس کی ہے جس میں حضرت مولوی صاحب کے حالات زندگی بیان کرکے آپ کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ آپ کی وفات ایک قومی صدمہ ہے یہ خصوصاً اس وجہ سے عظیم صدمہ ہے کہ اب ایسا مرحلہ آپہنچا ہے کہ شاید اب ایک دو ہی رفقائے حضرت بانی سلسلہ باقی رہ گئے ہیں۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بہ نمائندگی جماعت ہائے احمدیہ بھارت نیپال۔ سکم اور بھوٹان حضرت مولوی صاحب کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی اور آپ کے پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کیا اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کو حضرت مولوی صاحب کا خلف صدق بنائے۔

درخواست دعا

○ امتہ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب محمد نگر لاہور کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ بعد از آپریشن پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نسیم سیفی

کمپیوٹر سائنس، کمپیوٹر انجینئرز ایسوسی ایشن

○ تمام احباب جماعت جو مندرجہ بالا فیلڈز میں B.Sc یا اس سے زائد ڈگری رکھتے ہوں یا کسی مستند ادارہ سے کم از کم دو سالہ ڈپلومہ / سرٹیفکیٹ کورس مکمل کیا ہو سے درخواست ہے کہ اپنے کوائف (نام، ولدیت، موجودہ پتہ، فون نمبر، تعلیم، فیلڈ، تعلیمی ادارہ کا نام) سے ۲۰۔ اگست تک مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

مرزا غلام قادر احمد
معرفت وکالت مال ثانی
تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۶ وفا ۱۳۷۳ ہش
۲۶- جولائی ۱۹۹۴ء

حقیقی محبت کے قابل وجود

دنیا کا دستور ہے اور انسانی فطرت ہے کہ انسان جس سے محبت کرتا ہے۔ چاہتا ہے کہ وہ بھی اس سے محبت کرے۔ اور کامیاب محبت کہاہی ایسی محبت کو جاتا ہے جہاں دونوں طرف محبت ہو۔ کہتے ہیں دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔ اگر محبت یکطرفہ ہو تو اسے ناکام محبت کہتے ہیں اور محبت کرنے والا روتا دھوتا رہتا ہے اور بعض تو اپنی محبت کا جواب نہ ملنے کے غم میں گھل گھل کر جان دے دیتے ہیں۔ اگرچہ افسانوی طور پر ایسی محبت بھی قابل ذکر ہوتی ہے اور اس کی کہانیاں بیان کی جاتی ہیں اور اس کی یک طرفہ تعریف کی جاتی ہے لیکن حقیقی زندگی میں یہ محبت ناکام ہوتی ہے اور محبت کرنے والے کے لئے تکلیف کا باعث اور ناقابل ذکر۔ اس کا ذکر بھی نہ کیا جائے کہ لوگ کہتے پھریں کہ فلاں شخص فلاں سے محبت کرتا ہے اور اس کی محبت کا جواب نہیں ملتا۔

محبت کامیاب وہی ہوتی ہے جس میں دونوں طرف محبت ہو۔ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں۔ اور دونوں ایک دوسرے کی محبت کا تقاضہ پورا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہوں۔ اور تقاضے پورا کرتے بھی ہوں۔ ایسی محبت کے بھی تذکرے ہوتے ہیں۔ پہلے جدائی کے اور رونے دھونے کے اور پھر ملاپ کے اور خوشی کے۔

کہا جاتا ہے۔ اور بالکل ٹھیک کہا جاتا ہے۔ کہ سب سے زیادہ محبت کے لائق وجود خدا تعالیٰ کا ہے۔ وہ ہمارا خالق ہے وہ ہمارا رازق ہے۔ وہ ہماری زندگی کو برقرار رکھتا ہے۔ اور موت بھی دیتا ہے تو یہ اس کا احسان ہے۔ اس کی تمام صفات کسی نہ کسی رنگ میں انسانوں کی۔ بلکہ ساری مخلوق کی۔ بہبود کے لئے ہیں۔ اسی سے مانگنے کا لطف آتا ہے اور اسی سے مانگو تو ملتا ہے۔ ہم جاگتے ہوں تو ہماری حفاظت کرتا ہے۔ ہم سو رہے ہوں تو ہمارا محافظ ہوتا ہے۔ ہماری زبان سے کہی ہوئی باتوں کو بھی سنتا ہے اور ہمارے دل کے خیالات کو بھی جانتا ہے۔ ہم ظاہر ہوتے ہیں تو وہ ہمیں دیکھتا ہے ہم چھپ جاتے ہیں تو اس کی نظر ہم پر ہوتی ہے۔ ان صفات اور ان جیسی بہت سی دیگر صفات کی وجہ سے وہی ذات ایسی ہے جس سے سب سے زیادہ محبت کی جانی چاہئے۔

ایک اور لطف کی بات یہ ہے کہ وہ خود محبت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس سے محبت کریں۔ جو اس سے محبت کرتے ہیں۔ خلوص دل سے۔ وہ ان کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور ان سے بے پناہ محبت کا اظہار کرتا ہے۔ جو اس کا ہو جائے وہ اس کا ہو جاتا ہے۔ ایک یہی محبت ہے جو رائیگاں نہیں جاتی۔ ضرورت ہے پر خلوص دل کی۔ ریا اس کے ہاں نہیں چل سکتی۔ اسے کوئی دھوکا نہیں دے سکتا۔ اسے خلوص کی خواہش ہے اور پر خلوص دل کی محبت کا جواب انتہائی محبت سے دیتا ہے۔

ایسی حقیقی محبت۔ کامیاب محبت۔ کرنے والا وجود خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

تو ضد و تعصب پہ نہ مارے گا اگر لات
دل میں ترے ہرگز بھی نہ اترے گی مری بات
تو ہے کہ سمجھتا نہیں بدلے ہوئے حالات
اس تیرے رویئے پہ سبھی کہتے ہیں' ہیہات

ابو الاقبال

سیلاب زدہ

بات بنتی نہیں درد گھٹتا نہیں
غم کا بادل یہ کیسا ہے چھٹتا نہیں

دن بھی راتوں میں تبدیل ہوتے گئے
کیسی گردش میں ہے وقت کٹتا نہیں

کوئی محلوں میں خوشباش رہتے رہے
کوئی سیلاب کی رَو میں بہتے رہے

آسماں- وہ جہاں کون سا ہے بتا
جس میں قسمت کا تارہ بھٹکتا نہیں

تھیں جو اُمید کی چند چنگاریاں
وہ بھی غائب ہوئیں بن کے مایوسیاں

موت کا زندگی پر فُسوں چھا گیا
اب کوئی خوف دل میں کھٹکتا نہیں

میرے اُس گاؤں میں جو کبھی تھا یہاں
میرے خوشیوں سے بھر پُور گھر کا نشاں

کیسا سُونا پڑا ہے بوقت سحر
کوئی غنچہ صحن میں چٹکتا نہیں

بام و دَر کو ہی اپنے سجاتا ہوا
خستہ حالوں سے دامن بچاتا ہوا

جا بسا ہے کہیں اب زمیں کے تلے
اب تو دا[illegible] وہ اپنا جھٹکتا نہیں

شیخ نصیر الدین احمد

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگی قیدیوں اور غلاموں کے بارے میں تعلیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

فرض کرو ایسا حملہ ہو جائے۔ اور بعض لوگ قیدی بن جائیں تو پھر جو لوگ قیدی بن کر آئیں۔ ان کے لئے صاف اور واضح الفاظ میں یہ حکم موجود ہے (-)
یعنی اگر ایسا حملہ ہو جائے اور تمہیں لڑائی کرنی پڑے تو خدا تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم ان میں سے کچھ قیدی پکڑ لو۔ پھر ان سے کیا سلوک کرو۔ اس بارہ میں ہمارے دو قانون ہیں۔ اور تمہیں ان دونوں میں سے کسی ایک قانون کو ضرور ماننا پڑے گا۔ اور قانون یہ ہیں۔ کہ اول یا تو احسان کرکے چھوڑ دو۔ اور کہو کہ جاؤ ہم نے تمہیں بخش دیا۔ اور یا جنگ کا خرچ بحصہ رسدی قیدیوں سے لے کر انہیں رہا کر دو۔ گویا دو صورتوں میں سے ایک صورت تمہیں ضرور اختیار کرنی پڑے گی۔ یا تو تمہیں احسان کرکے انہیں آزاد کرنا پڑے گا۔ اور یا پھر بحصہ رسدی ہر قیدی سے جنگ کا تاوان وصول کرکے انہیں آزاد کرنا پڑے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ان میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کی جائے۔ ہاں اگر کوئی شخص بطور احسان انہیں رہا کرنا نہیں چاہتا۔ تو اس وقت تک کہ وہ تاوان جنگ ادا کریں ان سے خدمت لے سکتا ہے۔ آج کل کی یورپین قوموں کو ہی دیکھ لو۔ فرانس کے قیدی جو ہٹلر کے قبضہ میں ہیں ان سے وہ تاوان جنگ الگ وصول کرے گا۔ اور خدمت الگ لے رہا ہے۔ چنانچہ ہر جگہ کہیں جنگی قیدیوں سے سڑکیں بنواتے ہیں۔ کہیں مٹی کھدواتے ہیں۔ اور کہیں اور کام لیتے ہیں۔ بیشک وہ ان سے ان کے عہدوں کے مطابق کام لیتے ہیں مگر یہ نہیں کرتے کہ انہیں فارغ رہنے دیں۔ پس جنگی قیدیوں سے اب بھی مختلف کام لئے جاتے ہیں۔ اور یہی اسلام کا حکم ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ان کے ہاں تاوان جنگ کو مقدم رکھا جاتا ہے۔ اور اسلام یہ کہتا ہے کہ ہمارا پہلا حکم یہ ہے کہ تم انہیں احسان کرکے چھوڑ دو۔ ہاں اگر احسان نہیں کر سکتے۔ تو پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ ان سے تاوان جنگ لے کر انہیں رہا کر دو۔

رسول کریم ﷺ کے عمل سے یہ بھی ثابت ہے کہ احسان کرکے چھوڑتے وقت یہ معاہدہ لیا جا سکتا ہے کہ وہ پھر مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لئے نہیں نکلے گا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ ایک شخص ایک دفعہ رہا ہو۔ تو دوسری دفعہ پھر مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شامل ہو جائے۔ اس لئے رسول کریم ﷺ نے اس قسم کی شرط کر لینے کی اجازت دی ہے۔ خود رسول کریم ﷺ کے زمانہ کا ایک واقعہ ایسا ہے جو بتاتا ہے کہ اس قسم کے خطرات قیدیوں کو رہا کرتے وقت ہو سکتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ ایک قیدی ابو عزہ نامی کو رہا کیا یہ شخص جنگ بدر میں پکڑا گیا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے اس سے یہ عہد لے کر چھوڑ دیا کہ وہ آئندہ مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شامل نہیں ہو گا۔ مگر وہ جنگ احد میں مسلمانوں کے خلاف پھر لڑنے کے لئے نکلا اور آکر حمراء الاسد کی جنگ میں گرفتار ہو کر مارا گیا۔ پس جنگی قیدیوں کے لئے اسلام دو ہی صورتیں تجویز فرماتا ہے۔ (۱) احسان کرکے انہیں چھوڑ دیا جائے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو (۲) تاوان جنگ بحصہ رسدی وصول کرکے انہیں چھوڑ دیا جائے۔

ہاں جب تک وہ فدیہ ادا نہ کرے اس سے خدمت لینی جائز ہے۔ کیونکہ قیدی بنانے کی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ دشمن کی طاقت کو کمزور کیا جائے۔ اگر قیدیوں کو اکٹھا کرکے انہیں کھلانا پلانا شروع کر دیا جائے اور کوئی ایسا کام نہ لیا جائے جس سے دشمن کے مقابلہ میں فائدہ اٹھایا جا سکے۔ تو اس طرح دشمن کی طاقت بڑھ جائے گی۔ کم نہیں ہو گی۔ لیکن اس میں بھی اسلام اور موجودہ حکومتوں کے طریق عمل میں بہت بڑا فرق ہے۔

آج کل جنگی قیدیوں میں سے بڑے بڑے افسروں کو تو کچھ نہیں کہا جاتا لیکن عام قیدیوں سے سختی سے کام لیا جاتا ہے مگر اسلام کہتا ہے (۱) تم کسی قیدی سے اس کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ (۲) دوسرے جو کچھ خود کھاؤ۔ وہی اس کو کھلاؤ۔ اور جو کچھ خود پہنو وہی اس کو پہناؤ اب ذرا یورپین حکومتیں بتائیں تو سہی کہ کیا وہ بھی ایسا ہی کرتی ہیں۔ کیا انگریز جرمن اور جاپانی قیدیوں کو وہی کچھ کھلاتے ہیں جو خود کھاتے ہیں۔ یا جرمن انگریز قیدیوں کو وہی کچھ کھانے کے لئے دیتے ہیں۔ جو خود کھایا کرتے ہیں۔ وہ ایسا ہرگز نہیں کرتے۔ مگر اسلام کہتا ہے۔ جو کھانا خود کھاؤ۔ وہی ان کو کھلاؤ۔ اور جو کپڑا خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔ اور اس بارہ میں صحابہؓ اس قدر تعہد سے کام لیا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ صحابہؓ ایک سفر پر جا رہے تھے۔ اور ان کے ساتھ بعض غلام بھی تھے۔ وہ غلام خود روایت کرتے ہیں کہ راستہ میں جب کھجوریں ختم ہونے کو آئیں۔ تو صحابہؓ نے فیصلہ کیا۔ کہ وہ خود تو گٹھلیوں پر گذارہ کریں گے۔ اور ہمیں کھجوریں کھلائیں گے۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے رہے۔ اور گٹھلیاں بھی انہیں کافی نہ ملتی تھیں۔ جن سے پیٹ بھر سکتا۔ تو یہ حکم جو اسلام نے دیا ہے کہ جو کچھ خود کھاؤ۔ وہی اپنے قیدیوں کو کھلاؤ اس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ صرف صحابہؓ کرام ہی ہیں جنہوں نے یہ نمونہ دکھایا۔

پھر فرمایا ہے انہیں مارو پیٹو نہیں اور اگر کوئی شخص انہیں غلطی سے مار بیٹھے تو وہ غلام جسے مارا گیا ہو۔ اسی وقت آزاد ہو جائے گا۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے دیکھا کہ ایک صحابیؓ کسی غلام کو مار رہے ہیں یہ صحابیؓ خود بیان کرتے ہیں کہ میں اسی حالت میں تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے رسول کریم ﷺ کی یہ آواز سنی کہ تم کیا کرتے ہو۔ یہ جاہلیت کا فعل ہے۔ آج کل تو لوگ اپنے نوکروں کو بھی مار لیتے ہیں۔ اور اسے کوئی معیوب بات نہیں سمجھتے۔ مگر رسول کریم ﷺ نے ایک غلام کے مارنے جانے پر اس صحابیؓ کو ڈانٹا۔ اور فرمایا۔ تم کیا کرتے ہو۔ جس قدر تمہیں اس غلام پر مقدرت حاصل ہے۔ اس سے کہیں زیادہ خدا تعالیٰ کو تم پر مقدرت حاصل ہے۔ وہ صحابیؓ کہتے ہیں میں یہ آواز سن کر کانپ گیا۔ اور میں نے کہا۔ یا رسولؐ اللہ! میں اسے آزاد کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اسے آزاد نہ کرتے تو جہنم میں جاتے۔

اسی طرح ایک اور صحابیؓ کہتے ہیں۔ ہم سات بھائی تھے۔ اور ہمارے پاس صرف ایک لونڈی تھی۔ ایک دفعہ ہم میں سے سب سے چھوٹے بھائی نے کسی قصور پر اسے تھپڑ مار دیا۔ رسول کریم ﷺ کو یہ خبر پہنچی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اسے تھپڑ مارنے کا جرمانہ صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ اسے آزاد کر دو۔ چنانچہ انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔ گویا کوئی سخت مار پیٹ نہیں ایک تھپڑ بھی کسی غلام یا لونڈی کو مارنا رسول کریم ﷺ کو ناپسند تھا۔ اور آپ اس کا کفارہ صرف ایک ہی چیز بتاتے تھے۔ کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔ آج کل تو مار مار کر جسم پر نشان ڈال دیتے ہیں۔ مگر رسول کریم ﷺ نے فرماتے ہیں کہ سونٹا نہیں۔ اگر تم تھپڑ بھی مار بیٹھتے ہو تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تم غلام رکھنے کے قابل نہیں اور تم نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم اس بات کے اہل نہیں کہ تمہارے ماتحت کسی کو رکھا جا سکے۔ تم اسے فوراً آزاد کر دو۔

پھر فرماتا ہے۔ اگر وہ شادی کے قابل ہوں اور جوان ہوں تو تم ان کی شادی کر دو۔ کیونکہ نہ معلوم وہ کب آزاد ہوں۔ چنانچہ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ تمہاری لونڈیوں اور غلاموں میں سے جو نکاح کے قابل ہوں ان کے متعلق ہم تمہیں حکم دیتے ہیں۔ کہ تم ان کی شادی کر دیا کرو۔

اب بتاؤ کیا آج کل کا انٹرنیشنل قانون اس سے زیادہ حسن سلوک سکھاتا ہے۔ آج کل تو ان کی پہلی بیویوں کو بھی ان کے پاس آنے نہیں دیتے۔ کجا یہ کہ خود ان کی شادی کر دیں۔ مگر اسلام کہتا ہے کہ جو کچھ خود کھاؤ۔ وہی ان کو کھلاؤ جو کچھ خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔ ان میں سے جو شادی کے قابل ہوں ان کی شادی کر دو۔ ان پر کبھی سختی نہ کرو۔ اور اگر تم کسی وقت انہیں مار بیٹھو۔ تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ تم انہیں فوراً آزاد کر دو۔ پھر کیا آج قیدیوں کو کوئی بھی حکومت یہ اقرار لے کر کہ وہ آئندہ ان کے خلاف جنگ میں شامل نہ ہوں گے چھوڑنے کو تیار ہے یا بغیر تاوان جنگ کے کوئی کسی جنگ کرنے والی حکومت کو چھوڑتا ہے۔

بنی نوع انسان کی بہبود کی
تمنا سب سے زیادہ
احمدیوں میں ہے

میں سمجھتا ہوں کہ اس بھری دنیا میں جہاں اربوں لوگ آباد ہیں۔ سب سے زیادہ احمدی دل ہیں جو بنی نوع انسان کے بہی خواہ ہیں اور ان کی واقعتہً دل کی گہرائی سے خیر چاہتے ہیں۔ ورنہ اکثر لوگ تو اپنے محدود دائروں سے وابستہ ہو کر رہ گئے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ایک مسلمان سوچے گا تو اسلام کی بہبود کی سوچتا ہے۔ یا ایک پاکستانی پاکستان کی بہبود کی سوچتا ہے اور شاید ہی کوئی دل ایسا ہو جس کی گہرائی سے کل عالم اسلام کی خیر خواہی کی دعائیں اٹھتی ہوں۔ اور جہاں تک میرا علم ہے تمام احمدی جو دنیا میں مشرق و مغرب میں تہجد کی (عبادت) کے لئے اٹھتے ہیں وہ اپنے (امام) جماعت کے لئے یا اپنے عزیزوں اور پیاروں کے لئے جہاں دعا کرتے ہیں وہاں ضرور انسانیت کو بحیثیت انسانیت پیش نظر رکھتے ہوئے کل عالم کے انسانوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

جو لوگ بدظنیاں کرتے ہیں جب تک اپنی نسبت بدظنیاں نہیں سن لیتے، نہیں مرتے۔ اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور درد دل سے کہتا ہوں کہ غیبتوں کو چھوڑ دو۔ بغض اور کینہ سے اجتناب اور بکلی پرہیز کرو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری عبدالحمید

ڈاکٹر عبدالسلام

اخبار روزنامہ الفضل مورخہ ۱۵ جون میں جھنگ سے محترم عالم صاحب کا خط جو اخبار ڈان کراچی کے شمارہ مورخہ ۲ جون میں شائع ہوا تھا اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا گیا۔ محترم عالم صاحب نے اپنے خط میں چند ایسی باتیں تحریر فرمائی ہیں جو درست نہیں اس لئے ان کی تصحیح کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کسی انٹرنیشنل کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے دہلی نہیں گئے تھے۔ بلکہ واقعہ یوں ہے کہ دسمبر ۱۹۵۱ء میں پروفیسر ولف گینگ پاؤلی (یہ سوئٹزرلینڈ کے باشندہ تھے) جنہیں ۱۹۴۵ء میں ان کی Exclusion Principal تھیوری پر نوبل انعام دیا گیا تھا۔ اور جن سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اپنی ریسرچ کے کاموں میں مشورہ لیا کرتے تھے Tata Institute بمبئی میں لیکچرز دینے کے لئے آرہے تھے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر بھابھا جو ایک پارسی نژاد اور نہایت ہی قابل سائنسدان تھے جنہیں ہندوستان کے اس وقت کے وزیراعظم آنجہانی پنڈت جواہر لعل نہرو نے ہندوستانی اٹامک کمشن تشکیل دینے پر مامور کیا ہوا تھا نے پروفیسر پاؤلی سے ملاقات کرنے اور ان کے لیکچر سننے کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو دعوت نامہ بھجوایا بلکہ دعوت نامہ کے ساتھ ہی بمبئی تک کا ہوائی جہاز کا واپسی ٹکٹ بھی بھجوا دیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اس وقت عمر ۲۵ برس تھی۔ انہیں دنوں کرسمس کی چھٹیوں کی وجہ سے گورنمنٹ کالج لاہور بند تھا۔ اس لئے ڈاکٹر عبدالسلام بمبئی تشریف لے گئے جب وہ بمبئی سے لاہور واپس آئے تو گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل صاحب نے سرکاری طور پر چھٹی نہ لینے اور خاص طور پر بیرون ملک جانے کی پاداش میں ان پر چارج شیٹ لگا دی۔ آخر کار اس وقت کے ڈائریکٹر ایجوکیشن کی مداخلت پر ان کی غیر حاضری کو Leave without Pay قرار دے کر یہ معاملہ ختم کر دیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو اس واقعہ سے دلی دکھ ہوا خاص طور پر اس لئے کہ ان کے خلاف ایسا قدم اٹھانے والے کالج کے پرنسپل صاحب ان کے استاد تھے۔ جب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب گورنمنٹ کالج لاہور میں بی۔ اے کے طالب علم تھے سراج صاحب انہیں انگلش لٹریچر پڑھایا کرتے تھے۔ اس واقعہ کے درپردہ اصل بات یہ ہوئی تھی کہ بی۔ اے کے امتحان میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب متحدہ پنجاب کی پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے تھے۔ اس بات کو ۵۰ سال کا عرصہ گزر گیا ہے اور ان کا ریکارڈ ابھی تک قائم ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نہ صرف پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے بلکہ انہوں نے اپنے استاد پروفیسر سراج صاحب کا English literature کا ریکارڈ جو کئی سالوں سے قائم تھا کو بھی توڑ دیا۔ کسی شخص نے پروفیسر سراج صاحب کی توجہ اس امر کی طرف دلائی جنہوں نے بجائے خوشی کا اظہار کرنے کے کہ ان کے ہی ایک شاگرد نے ان کا ریکارڈ توڑا ہے اسے اپنی بے عزتی تصور کرتے ہوئے اپنے دل میں گرہ باندھ لی۔ چنانچہ انہیں جیسے ہی موقعہ ملا انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو زک پہنچانے کی پوری کوشش کی۔ یہ بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی تھی بلکہ کالج کے پرنسپل صاحب نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی ۱۹۵۱ء کی سالانہ Confidential Report میں تحریر فرمایا کہ "گورنمنٹ کالج لاہور میں ملازمت کرنے کے لئے موزوں نہیں۔ وہ ایک اچھا ریسرچ سکالر تو ہو سکتا ہے لیکن وہ اچھا College Man نہیں ہے"

اس کے برعکس ڈاکٹر عبدالسلام کی عظمت دیکھیں کہ جب کبھی وہ انگلستان سے لاہور تشریف لاتے تو ہمیشہ اپنے اسی استاد پروفیسر سراج صاحب جو اب ریٹائر ہو چکے تھے سے ملنے کے لئے ان کے گھر تشریف لے جاتے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی گورنمنٹ کالج لاہور میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر تقرری نہیں ہوئی تھی جیسا کہ عالم صاحب نے اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے بلکہ انہیں ۷ سالانہ ترقیاں دے کر پروفیسر مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب یونیورسٹی نے بھی انہیں شعبہ ریاضی کا ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ مقرر کیا تھا۔ وہ ایک واحد شخصیت تھے جنہیں یہ دو اعزازات بیک وقت ملے۔

کیمبرج یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد پاکستان واپسی پر جب ان کی تقرری بطور پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور عمل میں آچکی تو حکومت پنجاب نے انہیں پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے لئے وظیفہ دیا۔ چنانچہ آپ دوبارہ ۱۹۴۹ء میں کیمبرج تشریف لے گئے۔ وظیفہ چونکہ دو سال کی مدت کا تھا لیکن پی۔ ایچ ڈی کرنے کے لئے ۳ سال کا عرصہ درکار تھا۔ جب دو سال کی مدت پوری ہو گئی تو گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل صاحب نے ڈاکٹر عبدالسلام پر زور دیا کہ وہ واپس لاہور آ جائیں۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کئے بغیر پاکستان واپس آنا پڑا۔ تاہم ان کی خداداد قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیمبرج یونیورسٹی نے اپنے قوانین میں ترمیم کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو اس بات کی اجازت دے دی کہ وہ کیمبرج سے باہر ہوتے ہوئے بھی پی۔ ایچ ڈی کے لئے اپنا Thesis بھجوا سکتے ہیں جو انہوں نے لاہور سے ۱۹۵۲ء میں کیمبرج یونیورسٹی کو بھجوایا اور وہ منظور کر لیا گیا یوں آپ کو پی ایچ ڈی کی ڈگری دی گئی۔ یہ بھی اپنی نوعیت کا تاریخی واقعہ ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب گورنمنٹ کالج لاہور میں ملازمت کر رہے تھے تو انہیں سرکاری رہائش گاہ الاٹ نہیں کی گئی تھی حالانکہ وہ اس کے حقدار تھے۔ اس لئے وہ مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب جو ان دنوں گورنمنٹ کالج لاہور میں ہی بطور پروفیسر آف فلاسفی کام کر رہے تھے کی کوٹھی کے ایک کمرہ میں رہائش پذیر رہے۔ جبکہ ان کی اہلیہ اور ان کے بچے ان کے والد صاحب کے پاس ملتان میں رہتے تھے۔ جنہیں ملنے کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ہر ہفتہ لاہور سے ملتان جاتے تھے۔ سرکاری رہائش گاہ کے حصول کے لئے جب ان کی تمام کاوشیں ناکام ہو گئیں تو کسی نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اس ضمن میں اس وقت کے وزیر تعلیم سردار عبدالحمید دستی صاحب سے مل کر ان کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب وزیر تعلیم سردار عبدالحمید دستی صاحب سے ملے جنہیں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اپنی مشکلات سے آگاہ کیا جنہیں سننے کے بعد جناب دستی صاحب نے انہیں متعلقہ افسر سے ملنے کے لئے کہا۔ اس پر ڈاکٹر سلام صاحب نے وزیر موصوف کو بتایا کہ وہ متعلقہ افسر سے متعدد بار مل چکے ہیں لیکن ان کا مسئلہ حل نہیں کیا گیا۔ ڈاکٹر سلام صاحب نے انہیں مزید کہا کہ چونکہ وہ ایک ریسرچ سکالر ہیں انہیں اپنے کام میں یکسوئی چاہئے۔ اگر حکومت نے انہیں رہائش گاہ الاٹ نہ کی تو وہ شاید ملازمت چھوڑ دیں۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ بات سننے کے بعد وزیر موصوف نے قدرے خفگی سے فرمایا کہ "جے پگی نے تاں کم (کام) کرو ورنہ جاؤ" وزیر صاحب کا یہ جواب سننے کے بعد ڈاکٹر صاحب بے حد دل برداشتہ ہوئے اور قریباً اسی وقت اس بات کا فیصلہ کر لیا کہ جس ملک میں کسی حقدار کو اس کا جائز حق ادا نہ کیا جائے اس ملک میں رہنے کا فائدہ نہیں تاہم اس واقعہ کے چند ماہ بعد انہیں کچہری روڈ لاہور پر پنجاب یونیورسٹی کے ڈاکخانہ سے ملحقہ کوٹھی الاٹ کر دی گئی۔

کچھ عرصہ بعد مسٹر این کیمر جو ڈاکٹر عبدالسلام کے کیمبرج یونیورسٹی میں استاد تھے کو ایڈنبرا یونیورسٹی میں پروفیسر مقرر کیا گیا۔ وہاں سے جانے سے قبل انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی کو مشورہ دیا کہ ان کی جگہ پر ڈاکٹر عبدالسلام کو تعینات کیا جائے کیونکہ ان کے خیال میں اس آسامی کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام سے زیادہ موزوں اور کوئی نہیں۔ چنانچہ کیمبرج یونیورسٹی نے ڈاکٹر عبدالسلام کو اس آسامی کے لئے پیشکش کی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے انہیں کوئی جواب نہ دیا اگرچہ گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل صاحب اور وزیر تعلیم کا ناواجب سلوک ان کے دل و دماغ پر تازہ تھا لیکن پھر بھی انہیں اپنے ملک سے محبت تھی اور وہ جلاوطنی کی زندگی نہیں گزارنا چاہتے تھے تھوڑے ہی عرصہ بعد انہوں (کیمبرج) نے اپنی پیشکش کو دوہرایا۔ جب حکومت پنجاب کے سیکرٹری صاحب تعلیم جناب۔ ایس۔ ایم شریف صاحب کو اس پیشکش کا علم ہوا تو انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو یہ پیشکش منظور کر لینے کے لئے آمادہ کیا کیونکہ شریف صاحب کی نگاہوں میں کیمبرج یونیورسٹی کی طرف کسی پاکستانی کو ملازمت کے لئے ایسی پیشکش دینا پاکستان کے لئے بہت ہی فخر کا باعث تھی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے یہ پیشکش منظور کر لی۔ جس کے بعد پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل گزٹ نوٹیفیکیشن نمبر ۶۰۷۵/۲ مورخہ ۶ فروری ۱۹۵۴ء جاری کیا گیا جس کی رو سے انہیں کیمبرج یونیورسٹی میں مندرجہ ذیل شرائط پر کام کرنے کی اجازت دی گئی۔

"گورنر پنجاب ڈاکٹر عبدالسلام ایم۔ اے (پنجاب) ۔ بی۔ اے (کینٹب) پی۔ ایچ ڈی (کینٹب) پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کی خدمات عرصہ تین سال (یا اس سے کم اگر وہ جلد واپس آجائیں) کیمبرج یونیورسٹی انگلینڈ کو بطور سٹوکس لیکچرار برائے شعبہ ریاضی سپرد کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی کیمبرج میں خدمات کا حسب ذیل مشاہرہ ہوگا۔

سینٹ جان کالج میں فیلو شپ۔ ۳۰۰ پونڈ سالانہ

تنخواہ ۴۵۰ پونڈ سالانہ

الاؤنس ۵۰ پونڈ سالانہ

میزان ۸۰۰ پونڈ سالانہ

Deputation کے دوران ڈاکٹر عبدالسلام کو حکومت پنجاب کی طرف سے ۱۸۰ روپے ماہوار الاؤنس دیا جائے گا۔ یہ تقرری یکم جنوری ۱۹۵۴ء سے نافذ العمل ہوگی" چنانچہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اس پیشکش کو قبول کرتے ہوئے کیمبرج یونیورسٹی میں یکم جنوری ۱۹۵۴ء سے کام شروع کر دیا۔ یہ ایک ایسا فیصلہ تھا جو ڈاکٹر سلام کی زندگی میں ایک انقلاب لے آیا اور وہ ایک عظیم سائنس دان

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حُسن آراء منیر

دوش بدوش

مکرمہ حُسن آراء منیر صاحبہ اپنی کتاب دوش بدوش جو لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر انتظام شائع کی گئی تھی میں مزید لکھتی ہیں:۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت امام جماعت الثانی کے دور میں لجنہ اماء اللہ کے تحت احمدی عورتوں کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی کتاب "سلسلہ احمدیہ" کے صفحہ ۳۹۰ پر رقمطراز ہیں:۔

"الغرض حضرت امام جماعت الثانی کے زمانہ میں حضرت صاحب کی ہدایات اور نگرانی کے تحت احمدی مستورات نے ہر جہت سے ترقی کی اور بعض کاموں میں تو اس قدر جوش اور شوق دکھاتی ہیں کہ مردوں کو شرم آنے لگتی ہے۔اور مالی قربانیوں میں ان کا قدم پیش پیش ہے"

اب چند آراء غیراز جماعت احباب کی بھی پڑھیے۔

"لجنہ اماء اللہ قادیان احمدی خواتین کی انجمن کا نام ہے اس انجمن کے تحت ہر جگہ عورتوں کی اصلاحی مجالس قائم کی گئی ہیں۔اور اس طرح پر ہر وہ تحریک جو مردوں کی طرف سے اٹھتی ہے خواتین کی تائید سے کامیاب بنائی جاتی ہے۔ اس انجمن نے تمام احمدیہ خواتین کو سلسلہ کے مقاصد سے عملی طور پر وابستہ کر دیا ہے۔ عورتوں کا ایمان مردوں کی نسبت زیادہ مخلص اور مربوط ہوتا ہے۔ عورتیں مذہبی جوش کو مردوں کی نسبت زیادہ محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی جس قدر کارگزاریاں اخبارات میں چھپ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ کی نسبت زیادہ مضبوط اور پر جوش ہونگی۔ اور احمدی عورتیں اس چمن کو تازہ دم رکھیں گی۔ جس کا مرورِ زمانہ کے باعث اپنی قدرتی شادابی و سرسبزی سے محروم ہونا لازمی تھا"۔

(اخبار تنظیم امرتسر ماخوذ از
تاریخ احمدیت جلد پنجم)

دین حق کے لئے احمدی عورتوں کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک کٹر آریہ سماج اخبار "تیج" (۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء) رسالہ مصباح پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"ہم استری سماج قائم کر کے مطمئن ہو چکے ہیں۔ لیکن ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ احمدی عورتوں کی ہر جگہ باقاعدہ انجمنیں ہیں اور جو وہ کام کر رہی ہیں ان کے آگے ہمارے استری سماجوں کا کام بالکل بے حقیقت ہے۔ مصباح دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ احمدی عورتیں ہندوستان' افریقہ' عرب' مصر' یوروپ' امریکہ میں کس طرح اور کس قدر کام کر رہی ہیں ان کا مذہبی احساس اسقدر قابل تعریف ہے کہ ہم کو شرم آنی چاہئے۔ چند سال ہوئے ان کے امیر نے ایک "بیت" کے لئے پچاس ہزار روپے کی اپیل کی اور یہ قید لگادی کہ یہ رقم صرف عورتوں کے چندے سے ہی پوری کی جائے۔ چنانچہ پندرہ روز کی قلیل مدت میں ان عورتوں نے پچاس ہزار کی بجائے پچپن ہزار جمع کر دیا"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۳۲۱)

اخبار بندے ماترم نے اپنی ۱۸ ستمبر ۱۹۲۷ء کی اشاعت میں لکھا کہ:۔

"احمدی جماعت ایک زبردست منظم اور دعوت الی اللہ کرنے والی جماعت ہے۔ احمدیوں کی عورتیں ہماری قوم کے مردوں سے بازی لے گئی ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۶۱۶)

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے تحت احمدی مستورات بفضل خدا منظم اور مربوط ہوتی چلی گئیں۔ اور دین کی خاطر قربانیوں میں ان کا قدم آگے ہی بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ اس جگہ صرف مالی قربانیوں کا تذکرہ مقصود ہے۔ اس لئے تسلسل قائم رکھتے ہوئے چند مزید مالی تحریکوں کا مختصر ذکر کرنے کے بعد میں اس عظیم الشان تحریک کا ذکر کروں گی جس نے جماعت احمدیہ کو نہایت مضبوط بنیادوں پر استوار کر دیا۔ اور اسے ایک ایسا تناور درخت بنا دیا۔ جس کی شاخیں دنیا کے ہر کونے میں پھیل چکی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ پر اب بفضل خدا سورج غروب نہیں ہوتا۔ میرا اشارہ تحریک جدید کی طرف ہے۔

ایک اور مالی تحریک ملکانہ کی اصلاح اور دین حق کی طرف لانے کی جدوجہد جاری تھی کہ حضرت صاحب نے جماعت کے سامنے ایک اور تحریک پیش فرمائی۔ جس میں آپ نے ملکانہ تحریک اور ہندوؤں میں دعوت الی اللہ کرنے کی تحریک کے علاوہ جرمنی مشن بخارا مشن' اچھوت قوموں میں دعوت الی اللہ کے متعلق بتایا کہ معمولی چندوں سے ان کاموں کے اخراجات پورے نہیں کئے جا سکتے۔ اور بھی بہت سے کام مد نظر ہیں۔ ان تمام ضرورتوں کے لئے چالیس ہزار کے قریب روپے کی ضرورت ہے۔ جسے مخلصین جماعت کو پورا کرنا ہے۔ اس تحریک کے مخاطب سب افراد جماعت ہی تھے۔ گو مستورات خاص مخاطب نہ تھیں' لیکن جو روح اخلاص و قربانی کی احمدی خواتین میں پھونکی جا چکی تھی اس کے تحت وہ ہر تحریک اور ہر چندہ میں حصہ لینے میں پیش پیش تھیں۔ چنانچہ الفضل میں چالیس ہزار کی تحریک کی وصولی چندہ کی جو فہرستیں شائع ہوئیں ان میں مستورات کے نام بھی نمایاں نظر آتے ہیں۔ نقد کے علاوہ بعض نے زیورات بھی پیش کئے۔ مثلاً مائی کا کو صاحبہ جو مولانا جلال الدین شمس صاحب کی پھوپھی تھیں۔ انہوں نے اپنی طلائی بالیاں پیش کیں۔

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ ۱۳۳)

ایک لاکھ روپے کی تحریک حضرت صاحب نے ۱۱ فروری ۱۹۲۵ء کو تحریک فرمائی کہ سفر یوروپ کے نتیجہ میں اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ اس لئے ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے جماعت ایک لاکھ روپے چندہ دے۔ اس تحریک کو عورتوں کے جلسہ میں بھی پیش کیا۔ قادیان اور بیرون قادیان کی احمدی خواتین نے نقدی و زیورات طلائی و نقرئی پیش کئے۔

لنڈن مشن کے اخراجات کے لئے تحریک ۱۹۲۸ء کو لنڈن مشن کے اخراجات کے لئے ۹۰۰۰ ہزار روپے کی تحریک مستورات کو کی گئی اور انہوں نے بشاشت قلب سے اس میں حصہ لیا۔

بیت الفضل لندن کے گنبد کی مرمت کے لئے تحریک چونکہ یہ بیت عورتوں کے چندہ سے بنی تھی اس لئے اس کے گنبد کی مرمت کے لئے عورتوں کو ہی تحریک کی گئی۔ چنانچہ لجنہ اماء اللہ نے دس ہزار روپے جمع کر کے دیئے۔

جلسہ سالانہ کے لئے مستورات کی طرف سے دیگوں کی پیش کش
نظارت ضیافت نے جلسہ سالانہ پر دیگوں کی ضرورت پیش آنے پر تحریک کی۔ ناظر صاحب ضیافت نے ۱۰ دسمبر ۱۹۳۶ء کے الفضل میں لکھا کہ ہمارا مطالبہ ۸۰ دیگوں کا تھا۔ ۹۱ دیگوں کی قیمت وصول ہو گئی۔ ۹۱ دیگوں میں سے ۳۴ مستورات کی طرف سے تھیں۔

بقیہ صفحہ ۴

کی حیثیت سے دنیا سے متعارف ہوئے۔ بالآخر اس فیصلہ کے نتیجہ میں وہ نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم (ـــ) کے پہلے سائنسدان بنے جنہیں ۱۹۷۹ء میں فزکس کا نوبل انعام دیا گیا۔ نوبل انعام پانے کے بعد حکومت پاکستان نے اپنے اس فرزند جلیل کو اپنے ملک کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔ بلکہ ان کے سب بھائیوں کو بھی اپنے خرچ پر ان کے ہمراہ اس دورہ کی دعوت دی۔ اس دورہ کے لئے حکومت پاکستان نے انہیں ہوائی جہاز کے علاوہ ہیلی کاپٹر بھی مہیا کیا۔ آپ نے کراچی۔ حیدر آباد۔ ملتان۔ لاہور۔ پشاور ربوہ جھنگ اور اسلام آباد کا دورہ کیا۔ آپ جہاں بھی تشریف لے گئے لوگوں نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔ گورنر پنجاب وصوبہ سرحد اور صدر مملکت نے ان کے اعزاز میں عشائیے دیئے۔ اسلام آباد یونیورسٹی نے انہیں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دی اور حکومت پاکستان نے انہیں سب سے بڑا سول امتیاز "نشان امتیاز" دیا۔

افسوس کی بات ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے حکومت پاکستان نے اپنے اس عظیم سائنسدان سے جنہیں دنیا کے تمام ممالک قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں سرد مہری کا سلوک روا رکھا ہوا ہے۔

ابھی خبر آئی ہے جو ۷ جولائی کے ڈان کے اخبار میں شائع ہوئی ہے کہ پاکستان کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اپنے ایک ذاتی خط کے ذریعے ڈاکٹر عبدالسلام جو آج کل علیل ہیں کی خیریت دریافت کرنے کے بعد ان کے جلد صحت یاب ہونے کی دعا کرتے ہوئے انہیں ہر ممکن امداد دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کی سائنس میں قومی اور ملکی سطح پر خدمات کو سراہتے ہوئے کہا اگرچہ وہ ملک سے دور ہیں لیکن انہوں نے ہمیشہ اپنے ملک کے سائنسدانوں کی راہنمائی کی ہے۔ وزیر اعظم صاحبہ نے روم میں پاکستانی سفیر کو ہدایت کی ہے کہ وہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے مل کر انہیں اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ انہیں جس قسم کی مدد کی ضرورت ہو حکومت پاکستان بہم پہنچانے کے لئے تیار ہے کیونکہ ان کی ذات کی وجہ سے پاکستان کو دائمی عزت و وقار ملا ہے وزیر اعظم صاحبہ نے اپنے خط میں مزید لکھا ہے "اگر وہ ان کی کچھ خدمت کر سکیں تو یہ نہ صرف حکومت پاکستان کے لئے بلکہ پاکستان کے عوام کے لئے باعث خوشی اور اطمینان ہوگا"۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو جلد صحت کاملہ عطا کرے اور فعال عمر دراز عطا کرے۔ قبول فرما۔

میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل اردن معاہدہ- چھ ماہ میں متوقع ہے

سوموار کے روز اسرائیل اور اردن کے درمیان پہلی بار جو براہ راست مذاکرات شروع ہوئے ہیں خیال ہے کہ ان مذاکرات کی تکمیل تک چھ ماہ لگ جائیں گے۔ اور چھ ماہ کے بعد یہ دو ممالک جو عرصہ ۴۶ سال سے حالت جنگ میں تھے ایک دوسرے کے ساتھ امن کا معاہدہ کرلیں گے۔ ان خیالات کا اظہار اسرائیل کے نائب وزیر خارجہ یوسی بیلسن نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے سامنے ایک مشکل کام ہے لیکن چند ماہ کے اندر ہم اردن کے ساتھ کسی نہ کسی معاہدے پر پہنچ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ہمارا خیال ہے کہ اس کام میں چھ ماہ لگ جائیں گے لیکن اگر شاہ حسین راضی ہوں تو ہم آج ہی امن معاہدے پر دستخط کرنے کو تیار ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اردن کے ساتھ ہمارا کوئی مسئلہ القدس جیسا یا گولان کی پہاڑیوں جیسا نہیں ہے نہ ہی تخفیف اسلحہ جیسا کوئی معاملہ ہے۔ تاہم انہوں نے یہ بھی اعتراف کیا کہ دونوں ملکوں کی سرحد میں صرف ۴ کلومیٹر کے علاقے پر اس وقت اتفاق ہے باقی حصہ زیر تصفیہ ہے انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کا بارڈ بہت طویل ہے اور اس کی کبھی حد بندی نہیں کی گئی۔ اب ہم نے ایک ایک سنٹی میٹر پر اتفاق کرنا ہے صرف نقشوں پر نہیں بلکہ زمین پر بھی۔

اردن کا مطالبہ ہے کہ اسے ۳۸۵۶۹ مربع کلومیٹر کا وہ علاقہ واپس دیا جائے جس پر ١٩٦٧ء کی جنگ میں اسرائیل نے قبضہ کیا تھا۔ جہاں تک پانی کا تعلق ہے اسرائیلی وزیر نے کہا کہ ہمارے عرب ساتھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم پانی کے بارے میں ان کے ١٩٤٨ء سے مقروض ہیں جب سے اسرائیل قائم ہوا۔ ہماری سوچ یہ ہے کہ پانی کو تقسیم کیا جائے اور پینے کے پانی کی مقدار میں اضافہ کیا جائے۔

اس سے قبل دونوں ملکوں کے وفود کے سربراہوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملائے اور اس امید کا اظہار کیا کہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان ۴۸ سالہ پرانے تنازعے کو حل کرلیں گے۔ یہ بات چیت جنگ بندی لائن پر ہو رہی ہے۔ دونوں طرف سے ۳۰۔ ۳۰ افراد حصہ لے رہے ہیں۔ یہ میز جنگ بندی لائن پر بچھائی گئی ہے جو ١٩٤٨ء سے قائم ہے۔ آئندہ سوموار کو واشنگٹن میں اسرائیلی وزیراعظم مسٹر رابن اور شاہ حسین کے درمیان پہلی تاریخی ملاقات ہو رہی ہے۔

صحرا میں ہونے والے ان مذاکرات کے لئے ایک سفید خیمہ جنگ بندی لائن پر نصب کیا گیا ہے۔ یہ جگہ عقبہ کی بندرگاہ سے ۱۳ کلومیٹر دور واقع ہے۔

اگرچہ دونوں ملکوں کے درمیان کسی نہ کسی سطح پر مذاکرات کا سلسلہ دو سال سے جاری ہے مگر اس میں ابھی تک کوئی نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔

برما کی خاتون اپوزیشن لیڈر

برما کی خاتون اپوزیشن لیڈر مادام آنگ سان سوئی کائی کی ان کے گھر میں نظربندی کو پانچ سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اب وہ دنیا بھر میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کی ایک علامت بن چکی ہیں۔ اس جدوجہد کے اعتراف میں ان کو نوبل انعام بھی دیا گیا جسے وصول کرنے کے لئے سویڈن جانے کی انہیں ان کی نظربندی کی وجہ سے اجازت نہیں دی گئی۔ برما کی فوجی حکومت نے کئی بار ان کو پیشکش کی ہے کہ وہ جلاوطنی قبول کرلیں تو ان کو رہا کر کے ملک سے باہر بھیجا جا سکتا ہے۔ لیکن آہنی عزم ہمت کی مالک اس خاتون نے کہا ہے کہ میں ملک سے باہر جانے کے علاوہ ہر پیشکش قبول کرنے کو تیار ہوں۔ مادام سوئی کائی برما کو آزادی دلانے والے عظیم ہیرو آنگ سان کی بیٹی ہیں اب ان پر نظربندی میں اتنی نرمی کی گئی ہے کہ لوگوں کو ان سے ملاقات کی اجازت دے دی گئی ہے۔

مادام سوئی کائی نے اپنی زیادہ زندگی اپنے وطن سے باہر گذاری اور ایک غیر ملکی سے شادی کی۔ ان کے بیٹے بھی وطن سے باہر ہیں۔ لیکن ١٩٨٨ء میں جب وہ وطن واپس آئیں تو انہوں نے فوجی حکومت کے خلاف تحریک شروع کردی۔

مادام سوئی کائی اس وقت ملک کی مقبول ترین شخصیت ہیں۔ ان کا نام ملک میں جمہوریت کی امید کے طور پر لیا جاتا ہے۔

برما پر فوجی حکومتوں کی تاریخ بڑی طویل ہے۔ مرحوم جنرل نی ون کے دور میں ان کے سوشلسٹ پروگرام نے ملک کی اقتصادی حالت بہت بہتر بنادی تھی۔ ملک کی چاول کی فصل چائے کی فصل، قیمتی پتھر اور تیل کے ذخائر نے ملک کی اقتصادی صورت حال کو ہمسایہ غریب ممالک کے مقابلے میں بہت بہتر کردیا۔

لیکن ١٩٨٠ء کا دور برما کے لئے اچھا نہ تھا۔ اس کے بعد جنرل نی ونی تو انتقال کر گئے اور برما میں فوجیوں کی ایک نئی نسل نے اقتدار سنبھال لیا جنہوں نے ملکی حالات سنبھالنے کی خاطر سرمایہ دارانہ نظام کو اسی شدومد سے اختیار کر لیا جس طرح ایک بار سوشلزم کو کیا تھا۔

یہ بات انقلاب انگیز تھی۔ کیونکہ لوگوں کو اپنا کاروبار کرنے کا موقع ملا۔

ایک بزنس مین سے جب پوچھا گیا کہ تمہارے نزدیک مادام سوئی کی گرفتاری کوئی اہمیت رکھتی ہے تو وہ مجرم سا نظر آنے لگا، اس نے نگاہیں جھکالیں اور سر کو ایک ہلکی سے جنبش دے کر کیا "نہیں!"

یہی وہ جواب ہے جو ملک کی فوجی جنتا چاہتی ہے ١٩٩٠ء میں فوجی حکومت نے انتخابات کروانے کی غلطی کرڈالی اور جب سوئی کائی کی نیشنل لیگ برائے جمہوریت نے زبردست کامیابی حاصل کی تو فوجی حکومت نے پارلیمنٹ کو معطل کر دیا اور ملک پر پھر ایک فوجی حکومت جاری رہی۔ اب حکومت کا یہ خیال ہے کہ اگر لوگ روپیہ کمانے اور جمع کرنے میں لگے رہیں تو انہیں جمہوریت کا خیال نہیں ستائے گا۔

برما کی جیلوں میں اس وقت ١٥٠٠ سیاسی قیدی ہیں جن میں ۳۰ منتخب اراکین پارلیمنٹ بھی ہیں۔ ملک میں محدود آزادی ہے۔ مادام سوئی کائی کی گرفتاری کی وجہ سے ملک کی اپوزیشن بھی متحد نہیں ہے۔

امریکہ کی امید

امریکہ کے وزیر خارجہ مشرق وسطی کے دورے پر روانہ ہو چکے ہیں ان کی روانگی کے وقت امریکی عہدیداروں نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ اردن اور اسرائیل کے درمیان حالیہ بات چیت کے شروع ہونے سے شام اور اسرائیل کے درمیان امن کی پیش رفت پر بھی مثبت اثر پڑے گا۔

امریکہ صدر کلنٹن اور شام کے صدر مسٹر حافظ الاسد کے درمیان ۳۵ منٹ تک ٹیلیفون پر بات چیت ہوئی شامی صدر نے کہا کہ وہ امن کے قیام میں مخلص ہیں۔ اور وہ اردن اور اسرائیل کی سربراہی ملاقات کے بھی مخالف نہیں ہیں۔

ماضی میں شام کا کردار مذاکرات میں پیش رفت کا مخالف رہا ہے۔ اس لئے ایک مرحلے پر شام کو عرب اسرائیل مذاکرات سے الگ بھی کردیا گیا تھا۔

۴ جولائی کو امریکہ کے یوم آزادی کے موقع پر صدر اسد نے امریکہ کے صدر کے نام ایک خط میں غیر معمولی طور پر امن سے اپنی وابستگی کا اظہار کیا۔ امریکی افسر کا کہنا ہے کہ جہاں تک صدر حافظ الاسد کی سوچ کا تعلق ہے وہ مثبت ہے اور اب وہ مذاکرات کو خراب کرنا نہیں چاہتے۔

تاہم امریکی عہدیداروں نے وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر کے حالیہ دورے سے یہ امید نہیں لگائی کہ وہ کسی قسم کا سمجھوتہ کرانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ ان کے دورے کے دوران زیادہ تر امیدیں اسرائیل اور اردن کے مذاکرات سے وابستہ ہیں۔ تاہم امریکی عہدیداروں کا خیال ہے کہ اسرائیل کی اصل توجہ شام کی طرف مرکوز ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ شام کے بغیر وہ کوئی ٹھوس کامیابی حاصل نہیں کرسکتے۔ امریکی افسر کا کہنا ہے کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ گولان کی پہاڑیوں سے اسرائیل کا انخلا ایسا مسئلہ ہے جس پر ابھی تک دونوں ممالک کے درمیان فاصلہ کم نہیں ہو سکا۔ اور شام نے یہ دیکھا کہ اسرائیل اردن کے سمجھوتے سے اس کی اپوزیشن کمزور ہو رہی ہے تو مذاکرات کی ناکامی کا خطرہ ڈرامائی طور پر بڑھ جائے گا۔

امریکہ میں جرائم میں اضافہ

امریکہ کے ٹین ایجرز (۱۳ سے ١٩ سال کے نوجوانوں) کے خلاف جرائم کی شرح تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور امریکی محکمہ انصاف کے نوجوانوں کے شعبے کو اس پر تشویش ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ امریکہ کے نوجوانوں کو نقصان پہنچانے کا رجحان ترقی کر رہا ہے۔ ١٩٨٧ء کے بعد ان جرائم میں ۲۳ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

١٩٩٢ء میں ٦٦ لاکھ افراد پُرتشدد جرائم کا نشانہ بنے۔ ان میں قتل، ڈاکہ اور آبروریزی کے جرائم شامل ہیں۔ ان میں پندرہ لاکھ سے زائد یعنی ایک چوتھائی جرائم ان امریکی نوجوانوں کے خلاف کئے گئے جن کی عمریں ١٢ سال سے ١٩ سال تک ہیں۔ اکثر اوقات ایسے جرائم میں ایسے حملے شامل جن میں زیادہ زخمی نہیں کیا جاتا اور شدید قسم کے ہتھیار استعمال نہیں ہوئے۔ امریکہ کے اٹارنی جنرل نے کہا ہے کہ صورت حال اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ اب ہمیں ایسے جرائم کی سزا میں اضافے کا بل منظور کروانا پڑے گا جس سے صورت حال میں بہتری کی امید کی جارہی ہے۔

صدر کلنٹن اس کرائم بل کے حامی ہیں اس کے مطابق ایک لاکھ مزید پولیس والے مقرر کئے جائیں گے۔ بعض خطرناک ہتھیاروں کے رکھنے پر پابندی عائد ہو گی۔ جیل خانوں کے لئے زیادہ رقم مہیا کی جائے گی اور شہری نوجوانوں کے لئے ملازمت اور تفریح کا زیادہ انتظام کیا جائے گا۔

انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے کہ جہاں روشنی کا پتہ لگے اسی طرف دوڑے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ عزیزہ مکرمہ شمع اعجاز باجوہ بنت مکرم اعجاز احمد صاحب باجوہ دارالصدر شمالی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم مقصود احمد باجوہ ابن مکرم چوہدری منور علی صاحب باجوہ آف نواب شاہ مورخہ ۱۸- جولائی ۹۴ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر بعوض مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا اور دعا کرائی۔

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ نبیلہ لطیف صاحبہ بنت مکرم محمد لطیف مرزا صاحب (وفات یافتہ) ابن مکرم مرزا غلام نبی مسگر صاحب امرتسری کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۱- جون ۹۴ء کو مکرم راجہ محمد سلیم صاحب ابن مکرم راجہ محمد افضل صاحب کے ساتھ جرمنی میں انجام پائی۔ ان کا نکاح مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں ۲۶- مارچ ۹۴ء کو مبلغ -/۷۵۰۰۰ روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ منزہ ولی اہلیہ ولی الرحمان سنوری صاحب کارکن حدیقتہ المبشرین اطلاع دیتی ہیں۔

مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شاہ محمد صاحب محلہ مالجی ننکانہ صاحب عرصہ چھ ماہ بعارضہ فالج بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۹۴-۷-۱۷ کو بعمر ۷۸ سال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ ۹۴-۷-۱۸ کی صبح بعد نماز فجر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر بھی چوہدری صاحب نے ہی دعا کروائی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

نمایاں پوزیشن

○ عزیزہ عطیہ المجید بنت مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ نے مڈل کے امتحان میں ۷۰۰/۸۷۵ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ ٹیکنیکل گرلز ہائی سکول سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(نظارت تعلیم)

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلباء کے

عطایا

شعبہ امداد طلبہ مستحق نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صداقت کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(ناظر تعلیم)

انصار اللہ کی علمی سرگرمیاں

○ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی عطاء کردہ توفیق کے نتیجہ میں قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کے مرکزی امتحان سہ ماہی اول ۹۴ء کا نتیجہ مرتب / شائع ہونے کے بعد جن بیرونی مجالس سے پرچے ناگزیر وجوہ کی بنا پر مرکز میں تاخیر سے موصول ہوئے ان کو بروقت موصولہ شمار کیا جاتا ہے اور اس طرح اب مجموعی تعداد ۲۵۵۵ ہو گئی ہے۔ ان میں سے جو انصار اللہ خصوصی گریڈ حاصل کر رہے ہیں ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

مکرم نصیر صاحب راجپوت (عزیز آباد کراچی) مکرم عبدالسمیع طاہر صاحب (عزیز آباد کراچی) مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب (عزیز آباد کراچی) مکرم ارشاد احمد صاحب (پشاور) مکرم پیر عبدالرحمان صاحب (دارالنور فیصل آباد) مکرم شبیر حسین بھٹی صاحب (بہاولپور) مکرم سردار حفاظت احمد صاحب (سمن آباد لاہور) مکرم عبدالرحیم خان صاحب (بھاٹی گیٹ لاہور) مکرم ملک منیر احمد صاحب ریحان صاحب (چک نمبر۹ پنیار ضلع سرگودھا)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۱- اگست کو ہو گا

۱- جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۱- اگست ۹۴ء بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح ہو گا۔ امیدواران کی طرف سے نتیجہ امتحان میٹرک کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔ لہٰذا جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے پر اپنے نتیجہ امتحان کی جلد اطلاع دیں۔

۲- قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

۳- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن پاس (۴۵ فیصد نمبر) اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہو۔ ایف اے پاس کے لئے ۱۸ سال کی حد مقرر ہے۔

۴- درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے اور میٹرک کے نتیجہ کی اطلاع دیتے وقت وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

شعبہ تحریک جدید

○ مجلس انصار اللہ کے ہر رکن سے تین سوال

۱- کیا آپ اور آپ کے سب اہل و عیال تحریک جدید کے مالی جہاد میں معیاری وعدہ کے ساتھ شامل ہیں؟ (معیاری وعدہ سال بھر میں ایک ماہ کی آمد کا کم از کم پانچواں حصہ ہے)

۲- کیا آپ سب کا وعدہ آپ کی مالی وسعت کے مطابق ہے؟

۳- کیا آپ اپنے وعدہ کی سو فیصد ادائیگی کر چکے ہیں؟

(قیادت تحریک جدید)

مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ

ترسیل پرچہ جات امتحان

انصار اللہ پاکستان

○ مجلس انصار اللہ کے خصوصی سہ ماہی مرکزی امتحان بسلسلہ "خسوف و کسوف" کے پرچہ جات تمام زعماء / زعماء اعلیٰ کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس میں اب تک موصول نہ ہوئے ہوں تو مرکز کو لکھ کر منگوا لیں اور زعماء کوشش کریں کہ سب انصار اس امتحان میں شریک ہوں۔

۳۱- جولائی ۹۴ء حل شدہ پرچے مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں' ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان' دوکان' زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ادویاتِ حیوانات

ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔

منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی (سوزش ناڑ، گلٹی)، اخراج رحم (اوانس نکالنا)، زہرباد، دودھ کی کمی، ٹک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور واہ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔

- اٹک: تشخیص ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم چھوٹی روڈ
- چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ
- راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ جامع مسجد روڈ / ہسپتال روڈ
- رحیم یار خان: جرمن ہومیو سٹور بانو بازار
- سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
- فیصل آباد: شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار
- کنجری: راجہ میڈیکل سٹور
- قائد آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
- لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال
- لیاقت پور: رحمن میڈیکل سٹور کچی منڈی
- ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) گولبازار ربوہ

فون: 771-04524 / 211283-04524 فیکس: 212299-04524

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 25- جولائی-1994ء
رات کو ٹھنڈ ہوتی ہے۔ دن کو گرمی زیادہ ہے درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ گزشتہ روز ایک مجلس سے واپس آنے والوں پر فائرنگ اور بم کے دھماکے کے بعد کراچی میں دوسرے روز بھی بموں کے حملے اور اندھا دھند فائرنگ کے واقعات ہوئے جن میں ۳۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ارکان کی کڑی نگرانی اور گشت کے باوجود نامعلوم افراد نے تین عبادت گاہوں ایک مکان اور پولیس پارٹی پر بم پھینکے اور گولیاں برسائیں۔ مرنے والوں میں ایک کانسٹیبل بھی شامل ہے۔ کورنگی' لانڈھی ملیر۔ کھوکھراپار' اورنگی' سعود آباد کے علاقے رات بھر گولیوں سے گونجتے رہے۔ دن بھر مختلف جگہوں پر ٹائر جلائے گئے۔ ۵ گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ ۳۱ افراد زخمی ہو گئے۔ ایک جگہ نمازی فجر کی نماز کے بعد مسجد سے نکل رہے تھے کہ دہشت گردوں نے دو دستی بم پھینک دیئے بم خالی پلاٹ میں پڑا اور کوئی نقصان نہ ہوا تو نمازیوں پر فائر کھول دیا گیا۔

○ کراچی میں جن تین عبادت گاہوں پر حملے کئے گئے ہیں ان میں رضویہ سوسائٹی میں حیدریہ امام بارگاہ 'امام بارگاہ جعفریہ' اور گل بہار کے علاقے کی امام بارگاہ شامل ہیں۔ ایدھی ایمبولینس کا ڈرائیور ہلاک ہو جانے سے تمام ایدھی ایمبولینس کھڑی کر دی گئی ہیں۔ ۳۰۔ کے قریب افراد کو شبے میں گرفتار کیا گیا ہے۔ موقع پر کوئی گرفتار نہیں ہوا۔ کراچی کے مختلف علاقوں میں کرفیو کا سماں ہے۔

○ ایف آئی اے نے آئی ایس آئی کے سابق ایڈیشنل ڈائریکٹر اور نواز شریف دور میں انٹیلی جنس بیورو کے سربراہ بریگیڈئر امتیاز کو اسلام آباد سے اور ایف آئی اے امیگریشن کے سابق ڈائریکٹر اور آئی ایس آئی کے سابق میجر محمد عامر کو صوابی سے 'بغاوت اور خفیہ راز افشاء کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے آپریشن مڈنائٹ جیکالز کے ذریعے بغاوت اور سرکاری راز افشاء کئے۔ بریگیڈئر امتیاز پر انٹیلی جنس بیورو کے فنڈز میں خورد برد اور منتخب حکومت کا تختہ الٹنے کا الزام ہے۔ بی بی سی نے کہا ہے اگر کھلی عدالت میں ان کے خلاف مقدمہ چلا تو بہت سی اہم باتیں سامنے آئیں گی۔

○ وزیراعظم نے اپوزیشن سے کہا ہے کہ وہ مفاہمت یا محاذ آرائی میں سے ایک راستہ چن لے۔ حکومت اپوزیشن کے ساتھ اس شرط پر مذاکرات کرے گی کہ وہ پہلے لانگ مارچ کا اپنا پروگرام ترک کر دے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن اپنی لوٹی ہوئی رقم بچانے کے لئے لانگ مارچ کرنا چاہتی ہے۔

○ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مفاہمتی فارمولا طے پا گیا اس میں صدر مملکت اور اقتدار کی تیسری تکون نے اہم کردار ادا کیا۔ اس کے تحت ایم کیو ایم کو سندھ میں ۵ وزارتیں دی جائیں گی۔ گورنر بھی ایم کیو ایم کی مرضی سے لیا جائے گا۔

○ کراچی میں شیعہ افراد کی بس پر حملہ کے واقعہ پر ایران نے سخت احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ پاکستان بڑھتی ہوئی فرقہ واریت کو روکے اگر اسے نہ روکا گیا تو "لسانی جنگ" چھڑنے کا خطرہ ہے۔ ایرانی سپیکر علی اکبر ناطق نوری نے ایرانی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر لسانی جنگ چھڑ گئی تو پاکستان کے در و دیوار ہل جائیں گے۔

○ تحریک فقہ جعفریہ پاکستان کے سربراہ علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ قومی سلامتی کے ذمہ دار ادارے مداخلت کریں۔

○ عالمی بینک نے پاکستان سے کہا ہے کہ ٹیکس دہندگان کی تعداد ۲۰ لاکھ سے بھی بڑھائی جائے جبکہ اس وقت ان کی تعداد ساڑھے آٹھ لاکھ ہے۔ اس وقت بارہ ہزار کمپنیاں گوشوارے جمع کراتی ہیں جن میں سے چھ ہزار خسارے میں رہتی ہیں۔

○ نواز شریف نے ملکی نظام میں تبدیلی کی تجویز پیش کر دی انہوں نے کہا ہے کہ نظام کی تبدیلی ہی مملکت کو بحران سے نکال سکتی ہے اس بارے میں دوستوں سے صلاح مشورہ کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ عوامی جذبہ تبدیلی کا پیش خیمہ ہے۔ صدر اور وزیر اعظم جتنی جلدی ہو سکے اسے سمجھ لیں۔ وزیر اعظم دعاؤں کا مفہوم سمجھی ہیں نہ سمجھ سکتی ہیں۔

○ ایک برطانوی روزنامے نے دعویٰ کیا ہے کہ سعودی عرب نے ایٹمی پروگرام کے لئے عراق کو ۵۔ ارب ڈالر کی مالی امداد دی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان نے سعودی عرب کو ایٹمی حملہ کی صورت میں مکمل تحفظ کا یقین دلادیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے حکومت سے آئینی اصلاحات پر مذاکرات کے لئے ۷ نکاتی ایجنڈے کی منظوری دے دی ہے۔ اس میں وفاداریوں کی تبدیلی پر پابندی' اسمبلی توڑنے کا صدارتی اختیار ختم کرنے' خواتین کی نشستوں کی بحالی' اور اپوزیشن لیڈر کے پروٹوکول کے متعلق تجاویز شامل ہیں۔

نواز شریف کے ترجمان مسٹر افتخار گیلانی نے کہا کہ ہم آئین سے ساری قباحتیں ایک ساتھ ختم کرنا چاہتے ہیں اور ۲۷ جولائی سے مذاکرات شروع کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر قانون مسٹر اقبال حیدر نے کہا ہے کہ اگر مسٹر افتخار گیلانی اپوزیشن کی طرف سے مذاکرات کرنا چاہتے ہیں تو ہم بھی تیار ہیں۔

○ کھوٹہ کے قریب راء کے ایجنٹوں نے بم کا دھماکہ کیا جس سے ایک ملزم ہلاک اور بعد ازاں دو گرفتار کر لئے گئے۔ ملزموں نے رینجر کے ایک افسر کے گھر کو نشانہ بنانا چاہا لیکن بم جلد پھٹ جانے کی وجہ سے ایک تخریب کار بھی لپیٹ میں آگیا۔ مکان کا ملبہ دور جاگرا۔ گھر میں موجود دو۔ افراد زخمی ہوئے۔

○ راولپنڈی اسلام آباد میں شدید بارش سے نالہ لئی کناروں سے بہہ نکلا۔ کراچی گلگت' جہلم' دیر' رسالپور اور شمالی و وسطی پنجاب کے کئی علاقوں میں بارش ہوئی۔ کلور کوٹ کی بستیاں زیر آب آگئیں۔

○ بھارت روس سے مگ ۲۷ اور مگ ۲۹ طیارے خریدے گا۔

○ ییلو کیب سکیم کی قسطیں جمع نہ کرانے والوں کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی گئی ہے۔ کسٹم انٹیلی جنس' بینک افسران اور پولیس پر مشتمل چھاپہ مار پارٹیاں پاس بک چیک کرتی ہیں۔ سواریاں اتار دی جاتی ہیں۔

○ گوجرانوالہ میں وزیر صحت اکرام ربانی کی کھلی کچہری ہلڑ بازی کا شکار ہو گئی۔ ۱۰۰۔ افراد کی گنجائش والے ہال میں ۳۵۰۔ افراد داخل ہو گئے۔ صوبائی وزیر کو تقریر کے بغیر جانا پڑا۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ اگر پارلیمانی نظام کو خطرہ ہوا تو ایوان میں تبدیلی پر غور ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اپوزیشن لیڈر نے کوئی جرم کیا ہے تو گرفتاری ہونی چاہئے انہوں نے کہا کہ نواز شریف جنرل ضیاء اور جنرل جیلانی کے اصرار پر مسلم لیگ میں آئے۔ مکمل قبضہ نہ کر سکے تو الگ مسلم لیگ بنالی ایٹمی پروگرام اگر فریز ہے تو موجودہ حکومت کے آنے سے قبل ایسا ہوا ہو گا۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ مفاہمت کی فضا بن رہی ہے دعا ہے کہ اپوزیشن سے مذاکرات کامیاب ہوں۔ انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ نواز شریف کے بس کی بات نہیں وہ مارننگ واک کیا کریں۔

○ آسام میں کرفیو اور فوج کی موجودگی میں مسلمانوں کے خلاف فسادات جاری ہیں۔ بودھو قبائل کے حملہ سے مزید ۶۰ مسلمان شہید ہو گئے۔ بودھو قبائل نے ۲۰ گاؤں جلادیئے۔ گوہاٹی اور ہارپیٹا کے علاقوں میں مسلمانوں کے گھروں پر خودکار ہتھیاروں سے حملے کئے گئے۔ ۱۰ بودھو حملہ آور بھی ہلاک ہو گئے۔ حملہ آوروں نے مسلمان پناہ گزینوں کے کیمپوں پر حملہ کیا۔

○ مالیر کوٹلہ میں سکھوں نے مسلمانوں سے بہتر تعلقات کے لئے ۱۹۴۷ء میں چھینی ہوئی مسجد مسلمانوں کے حوالے کر دی ہے۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ مسٹر آفتاب شیرپاؤ نے کہا ہے کہ میری کابینہ کے وزراء یا مشیروں میں سے کوئی مستعفی نہیں ہوا۔ یہ سب جھوٹی خبریں ہیں جو پھیلائی جا رہی ہیں۔

○ احمد پور شرقیہ نہر میں شگاف پڑنے سے سینکڑوں ایکڑ اراضی زیر آب آگئی۔

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ؛ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

مکان برائے فروخت
ایک مکان 10/4 برقبہ ۱۰ مرلہ ناصر آباد ربوہ مشتمل ۵ کمرے' ایک برآمدہ' 2 لیٹرین باتھ روم جس میں کنکشن سوئی گیس' پانی بلدیہ' ٹیلیفون و بجلی موجود ہے۔ مکان بر موقع ہے جو کہ قابل فروخت ہے۔ خریدار حضرات متوجہ ہوں ؛ عارف جاوید
مکان 10/4 ناصر آباد ربوہ فون: 212105

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون نمبر: ۴۳۱ دفتر 521 212320

پتہ